ہیں۔ یہ لوگ تیرے پنتھ کے دشمن ہوتے ہیں۔ مسند انہی میں سے تھے۔ ناجائز منافع پر پلنے والے یا کسی کی بے عزتی کرنے والے بھی یہی لوگ ہوتے ہیں۔

4. وہ خالصے وغیرہ جو دانائی پر فخر کرتے رہتے ہیں وہ چوتھے سماج میں داخل نہیں ہوتے۔ یہ چوتھے سماج کے دشمن ہوتے ہیں۔ سنتوں یا عارفوں کی ہمیشہ شرع کے پابند یعنی عقل پر فخر کرنے والے تنگی دیتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ منصور۔ شمس تبریز اور سرمد صاحب کے ساتھ کئے گئے سلوک سے ظاہر ہے۔ اصولاً اوپر والا سماج نچلے سماج پر ہمیشہ غالب رہا اور رہے گا۔ بشرطیکہ اس کا اپنا کام ہو۔ ناجائز دخل نہ ہو۔

وہ خالصے مومن وغیرہ جو اپنی دنیاوی ہستی کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یعنی چت بھومی کے ماتحت ہو جاتے ہیں۔ وہ چوتھے سماج میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس سماج کا نام ست سنگ ہے۔ یہاں آکر یکسانیت ہو جاتی ہے۔ پہلے نہیں۔ تین سماجوں تک دنیاوی ہستی کا نام لیا جاتا ہے۔ گو دوسرے اور تیسرے سماج میں ذات پات کو دخل نہیں کیونکہ من اور بدھی خالص روح ہوتی ہے۔ روح کی ذات پات نہیں ہوتی۔ ذات پات صرف تن یعنی ہندو کی ہوتی ہے۔ سکھ خالصے کی نہیں۔ اسکا دھرم ست ہو جانا ہوتا ہے۔

دیوتا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یعنی اپنی روح کا باس پاکستان میں کر لیتے ہیں۔ دنیاوی معاملات میں ان لوگوں کو دانا کہتے ہیں۔ انہی کے بارے ضرب المثل مشہور ہے۔ "سو سیانیاں اک مت مورکھ آپو اپنی"۔ ان کا دھرم پرا دیکار کمانا ہے۔